العقيدة الطحاوية

عربی متن مع اردو ترجمہ

تالیف

امام ابوجعفر

احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	عقیدہ طحاویہ [عربی متن مع اردو ترجمہ]
تالیف	امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمہ اللہ
اردو ترجمہ	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	رمضان المبارک 1445ھ–مارچ 2024ء
بار اشاعت	اول
تعداد	1100
ناشر	مکتبہ دار الایمان

کتاب منگوانے کا پتہ:

مکتبہ دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

فہرست

توحید وصفات باری تعالیٰ -- 8
رسالت و ختم نبوت -- 12
قرآن کریم -- 12
رؤیت باری تعالیٰ -- 13
تنزیہ باری تعالیٰ -- 15
معراج -- 15
حوض کوثر -- 16
شفاعت -- 16
وعدۂ اَلَستُ -- 16
علم اِلٰہی -- 16
تقدیر -- 17
لوح و قلم -- 18
عرش و کرسی -- 19
انبیاء علیہم السلام، ملائکہ اور آسمانی کتب -- 20

اھلِ قبلہ ---------- 20
ذات باری تعالیٰ میں غور و فکر سے ممانعت ---------- 20
گناہ و ایمان ---------- 21
امید مغفرت اور خوف عذاب ---------- 21
ایمان سے خارج کرنے والی چیز ---------- 22
حقیقت و مراتب ایمان ---------- 22
اھلِ کبائر ---------- 23
اطاعتِ اُولی الامر ---------- 24
راہِ اعتدال ---------- 25
موزوں پر مسح ---------- 25
جہاد و حج ---------- 25
کراماً کاتبین ---------- 25
مَلَکُ الموت ---------- 26
ثواب و عذابِ قبر اور قبر میں سوال ---------- 26
بَعَث یوم القیامۃ ---------- 26
جنت و جہنم ---------- 27

خیر وشر ---27
استطاعت کا بیان ---27
افعالِ عباد --- 28
ایصال ثواب کا بیان --- 28
حبِ صحابہ رضی اللہ عنہم ---29
خلافتِ راشدہ ---29
عَشرہ مبَشَّرہ --- 30
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم --- 30
سلف صالحین --- 31
کراماتِ اولیاء --- 31
علاماتِ قیامت --- 31
کاہن اور نجومی سے براءت --- 31
اجماعی موقف کی تائید --- 32
راہِ اعتدال --- 32
دعائے خاتمہ بالخیر --- 33
فِرَق باطلہ سے اعلانِ براءت --- 33

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ أَمَّا بَعۡدُ!

شریعت کے پانچ اجزاء ہیں:

اعتقادات، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت

ان میں سب سے اہم اور بنیادی جزء "اعتقادات" ہیں۔ انہی پر باقی اجزاء کا قبول ہونا موقوف ہے۔ اگر اعتقادات صحیح ہوں تو باقی اعمال اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، اگر یہی فاسد ہو جائیں تو باقی اعمال کی قبولیت ناممکن ہے۔

اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر کئی کتب موجود ہیں ان میں امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمہ اللہ کی تالیف "العقیدۃ الطحاویۃ" اپنے اختصار اور جامعیت کے پیش نظر بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب وعجم کے جامعات اور مدارس میں عقائد کے باب میں داخل نصاب ہے اور اھل السنۃ والجماعۃ کے تمام مذاہب کے نزدیک یہ متفقہ اور مسلمہ دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

العقیدۃ الطحاویۃ کی اسی اہمیت کے پیش نظر بندہ نے اس کی ایک آسان اور مدلل شرح لکھی جس میں اھل السنت والجماعت کے عقائد کی وضاحت، عقائد پہ دلائل اور ہونے والے شبہات کے جوابات دیے۔

بندہ نے ملک وبیرون ملک مختلف مقامات پر عقیدہ طحاویہ کا درس دیا ہے۔ مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا میں منعقد ہونے والے 2018ء کے دورہ تحقیق المسائل میں بھی اسے سبقاً سبقاً تفصیل کے ساتھ پڑھایا ہے جس کی ویڈیوز Ahnaf Media Service کے یوٹیوب چینلز اور فیس بک پیجز پر اپ لوڈ کر دی گئی ہیں۔

اب ہم نے مشاورت سے مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے شعبہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ، ای مرکز کے تحت ہونے والے آن لائن تخصص فی العقائد الاسلامیہ اور آن لائن چار سالہ عالم کورس کے نصاب میں العقیدۃ الطحاویۃ کو شامل کیا ہے تو سہولت کے پیش نظر اس کتاب کا عربی متن اور آسان اردو ترجمہ الگ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ ہر بندہ آسانی کے ساتھ اپنے عقائد کو سمجھ سکے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی دیکھیں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

محتاج دعا

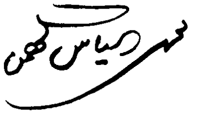

یکم ذیقعدہ 1444ھ

حال مقیم، استنبول ترکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا مَا رَوَاهُ الْإِمَامُ أَبُو جَعْفَرِ نِ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذِكْرِ بَيَانِ اعْتِقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى مَذْهَبِ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ: أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ الْكُوْفِيِّ وَأَبِيْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَمَا يَعْتَقِدُوْنَ مِنْ أُصُوْلِ الدِّيْنِ وَيَدِيْنُوْنَ بِهٖ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

قَالَ الْإِمَامُ وَبِهٖ قَالَ الْإِمَامَانِ الْمَذْكُوْرَانِ: نَقُوْلُ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُعْتَقِدِيْنَ بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ:

ترجمہ: یہ اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کا بیان ہے جسے امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہائے ملت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی، امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری اور امام ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق پر ذکر کیا ہے، اور یہی وہ باتیں ہیں جن کا یہ فقہائے ملت دین کے اصول کے طور پر اعتقاد رکھتے تھے اور رب العالمین کے بارے میں یہی ان کا دین (وایمان) تھا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرات صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہا اللہ) فرماتے ہیں: ہم توحید باری تعالیٰ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

توحید وصفات باری تعالیٰ

[1]: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ.

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

[2]: وَلَا شَيْءَ مِثْلُهٗ.

ترجمہ: کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔

[3]: وَلَا شَيْءَ يُعْجِزُهٗ.

ترجمہ: کوئی چیز اسے عاجز کرنے والی نہیں۔

[4]: وَلَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ.

ترجمہ: اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

[5]: قَدِيمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ دَائِمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ.

ترجمہ: وہ قدیم ہے بغیر ابتداء کے اور ہمیشہ رہے گا بغیر انتہاء کے۔

[6]: لَا يَفْنٰى وَلَا يَبِيدُ.

ترجمہ: نہ وہ فنا ہو گا اور نہ ختم ہو گا۔

[7]: وَلَا يَكُونُ إِلَّا مَا يُرِيدُ.

ترجمہ: وہی کچھ ہوتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتے ہیں۔

[8]: لَا تَبْلُغُهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَفْهَامُ.

ترجمہ: وہم اس کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی فہم اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔

[9]: وَلَا يُشْبِهُ الْأَنَامَ

ترجمہ: وہ انسانوں کے مشابہ نہیں۔

[10]: حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَيُّومٌ لَا يَنَامُ

ترجمہ: وہ زندہ ہے اس پر موت نہیں آئے گی، وہ قیوم (نظامِ عالم تھامنے والا) ہے اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔

[11]: خَالِقٌ بِلَا حَاجَةٍ رَازِقٌ بِلَا مَؤُنَةٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں بغیر کسی ضرورت کے اور رزق دیتے ہیں بغیر کسی مشقت کے۔

[12]: مُمِيتٌ بِلَا مَخَافَةٍ، بَاعِثٌ بِلَا مَشَقَّةٍ.

ترجمہ: بے خوف وخطر موت دینے والا ہے، بغیر کسی مشقت کے (قیامت کے دن) اٹھانے والا ہے۔

[13]: مَازَالَ بِصِفَاتِهِ قَدِيماً قَبْلَ خَلْقِهِ لَمْ يَزْدَدْ بِكَوْنِهِمْ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ قَبْلَهُمْ مِنْ صِفَاتِهِ وَكَمَا كَانَ بِصِفَاتِهِ أَزَلِيًّا كَذٰلِكَ لَا يَزَالُ عَلَيْهَا أَبَدِيًّا

ترجمہ: مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی وہ ہمیشہ سے اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قدیم ذات ہے، مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس کی صفات میں کسی ایسی صفت کا اضافہ نہیں ہوا جو مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کی ذات میں نہ تھی اور جس طرح وہ اپنی صفات کے ساتھ ازلی ہے (یعنی ہمیشہ سے متصف ہے) اسی طرح اپنی ان صفات کے ساتھ ابدی

بھی ہے (یعنی ہمیشہ متصف رہے گا)۔

[14]: لَيْسَ مُنْذُ خَلَقَ الْخَلْقَ اسْتَفَادَ اسْمَ الْخَالِقِ وَلَا بِإِحْدَاثِهِ الْبَرِيَّةَ اسْتَفَادَ اسْمَ الْبَارِي.

ترجمہ: ایسا نہیں کہ مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد اس کا نام ”خالق“ ہوا ہو اور ایسا بھی نہیں کہ مخلوقات کو وجود دینے کے بعد اس کا نام ”باری“ ہوا ہو۔

[15]: لَهُ مَعْنَى الرُّبُوبِيَّةِ وَلَا مَرْبُوبَ وَمَعْنَى الْخَالِقِ وَلَا مَخْلُوقَ.

ترجمہ: (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی صفتِ ”ربوبیت“ (یعنی پالنے والی صفت) اس وقت بھی تھی جب کوئی پلنے والا نہ تھا اور صفتِ ”خالقیت“ (یعنی پیدا کرنے والی صفت) اس وقت بھی تھی جب کوئی مخلوق نہیں تھی۔

[16]: وَكَمَا أَنَّهُ مُحْيِي الْمَوْتَى بَعْدَمَا أَحْيَى اسْتَحَقَّ هٰذَا الْاِسْمَ قَبْلَ إِحْيَائِهِمْ كَذٰلِكَ اسْتَحَقَّ اسْمَ الْخَالِقِ قَبْلَ إِنْشَائِهِمْ. ذٰلِكَ بِأَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَيْهِ فَقِيْرٌ وَكُلُّ أَمْرٍ عَلَيْهِ يَسِيْرٌ لَا يَحْتَاجُ إِلٰى شَيْءٍ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾

ترجمہ: جس طرح مُردوں کو زندہ کرنے کے بعد اس کا نام ”محیِ الموتیٰ“ (مردوں کو زندہ کرنے والی ذات) ہے مُردوں کو زندہ کرنے سے قبل بھی اسی کا یہی نام تھا، اسی طرح مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی اس کا نام ”خالق“ تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر چیز اس کی محتاج ہے اور ہر کام اس کے لیے آسان ہے، وہ کسی چیز کا بھی محتاج نہیں (کیونکہ خود اسی کا فرمان ہے کہ) کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہی ہے جو ہر بات سنتا ہے، سب کچھ دیکھتا ہے۔

[17]: خَلَقَ الْخَلْقَ بِعِلْمِهِ

ترجمہ: اس نے مخلوقات کو اپنے علم کے مطابق پیدا کیا۔

[18]: وَقَدَّرَ لَهُمْ أَقْدَارًا

ترجمہ: اور ان تمام مخلوقات کے لیے کچھ چیزیں مقرر فرمائیں۔

[19]: وَضَرَبَ لَهُمْ آجَالًا

ترجمہ: اور ان تمام مخلوقات کے لیے ان کی مدتیں مقرر فرمائیں۔

[20]: وَلَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَفْعَالِهِمْ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ وَعَلِمَ مَا هُمْ عَامِلُوْنَ قَبْلَ أَنْ

يَخْلُقَهُمْ

ترجمہ: مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ان کے افعال اللہ تعالیٰ پر مخفی نہ تھے اور اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے اس بات کا علم تھا کہ یہ کیا کام کریں گے؟!

[21]: وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَنَهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو اپنی اطاعت کا حکم دیا اور اپنی نافرمانی سے روکا۔

[22]: وَكُلُّ شَيْءٍ يَجْرِي بِتَقْدِيرِهِ وَمَشِيئَتِهِ وَمَشِيئَتُهُ تَنْفُذُ. لَا مَشِيئَةَ لِلْعِبَادِ إِلَّا مَا شَاءَ لَهُمْ فَمَا شَاءَ لَهُمْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ.

ترجمہ: ہر کام اس کی تقدیر اور چاہت کے مطابق ہوتا ہے، جو اللہ چاہتے ہیں وہی ہو کر رہتا ہے، بندوں کی چاہت کے مطابق بھی وہی کام ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے لیے چاہے یعنی جو کام اللہ تعالیٰ بندوں کے لیے چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اور جو کام اللہ نہیں چاہتا تو وہ نہیں ہو سکتا۔

[23]: يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَيَعْصِمُ وَيُعَافِي مَنْ يَشَاءُ فَضْلًا وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَخْذُلُ وَيَبْتَلِي عَدْلًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے اپنے فضل و کرم سے ہدایت دیتا ہے، اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو عافیت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے اپنے قانونِ عدل سے گمراہ کرتا ہے، رسوا کرتا ہے اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

[24]: وَكُلُّهُمْ يَتَقَلَّبُونَ فِي مَشِيئَتِهِ بَيْنَ فَضْلِهِ وَعَدْلِهِ.

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق چل رہی ہے کبھی فضل و کرم کے ساتھ اور کبھی قانون عدل کے ساتھ۔

[25]: وَهُوَ مُتَعَالٍ عَنِ الْأَضْدَادِ وَالْأَنْدَادِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی مخالف (و مد مقابل) ہے اور نہ کوئی شریک ہے۔

[26]: لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَلَا غَالِبَ لِأَمْرِهِ.

ترجمہ: کوئی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو مسترد نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے فیصلے کو چھوڑ کر اپنا فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور اس کے فیصلے پر کوئی غالب آنے والا بھی نہیں (کہ فیصلے کو بدل سکے)

[27]: اٰمَنَّا بِذٰلِكَ كُلِّهٖ وَأَيْقَنَّا أَنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِهٖ.

ترجمہ: ہم مذکورہ تمام چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

رسالت و ختم نبوت

[28]: وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيُّهُ الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى.

ترجمہ: اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے، چنے ہوئے نبی اور پسندیدہ رسول ہیں۔

[29]: وَإِنَّهٗ خَاتَمُ الْأَنْبِيَآءِ وَإِمَامُ الْأَتْقِيَآءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، نیک لوگوں کے امام ہیں، تمام رسولوں کے سردار ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔

[30]: وَكُلُّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نُبُوَّتِهٖ فَغَيٌّ وَهَوًى.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنا گمراہی اور خواہش پرستی ہے۔

[31]: وَهُوَ الْمَبْعُوْثُ إِلٰى عَامَّةِ الْجِنِّ وَكَافَّةِ الْوَرٰى بِالْحَقِّ وَالْهُدٰى وَبِالنُّوْرِ وَالضِّيَاءِ.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنات اور ساری کائنات کی طرف حق وہدایت اور نور وضیاء دے کر بھیجا گیا ہے۔

قرآن کریم

[32]: وَإِنَّ الْقُرْاٰنَ كَلَامُ اللهِ مِنْهُ بَدَأَ بِلَا كَيْفِيَّةٍ قَوْلًا وَأَنْزَلَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحْيًا وَصَدَّقَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ حَقًّا وَأَيْقَنُوْا أَنَّهٗ كَلَامُ اللهِ تَعَالٰى بِالْحَقِيْقَةِ لَيْسَ بِمَخْلُوْقٍ كَكَلَامِ الْبَرِيَّةِ فَمَنْ سَمِعَهٗ فَزَعَمَ أَنَّهٗ كَلَامُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ وَقَدْ ذَمَّهُ اللهُ وَعَابَهٗ وَأَوْعَدَهٗ بِسَقَرَ حَيْثُ قَالَ تَعَالٰى: ﴿سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ﴾ فَلَمَّا أَوْعَدَ اللهُ بِسَقَرَ لِمَنْ قَالَ: "اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ" عَلِمْنَا وَأَيْقَنَّا أَنَّهٗ قَوْلُ خَالِقِ الْبَشَرِ وَلَا يُشْبِهُ قَوْلَ الْبَشَرِ.

ترجمہ: اور (ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ) قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کا ظہور بغیر کسی کیفیت کے قول

کی شکل میں ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے وحی کی شکل میں اسے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے اور مؤمنین نے حق سمجھ کر اس کی تصدیق کی ہے اور اس بات پر یقین کیا ہے کہ یہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، انسانوں کے کلام کی طرح مخلوق نہیں۔ جس شخص نے اس کلام کو سنا اور یہ عقیدہ بنالیا کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے تو ایسا شخص کافر ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کی مذمت اور برائی بیان کی ہے اور اسے جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”عنقریب میں اس شخص کو جہنم رسید کروں گا۔“ جب اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم کی وعید سنائی جس نے یہ کہا تھا کہ ”یہ تو کسی انسان کا ہی کلام ہے“ تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا اور ہم نے اس بات کا یقین کر لیا کہ یہ خالقِ بشر کا کلام ہے اور بشر کے کلام کی طرح نہیں ہے۔

[33]: وَمَنْ وَصَفَ اللهَ بِمَعْنًى مِنْ مَعَانِي الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ فَمَنْ أَبْصَرَ هٰذَا اعْتَبَرَ وَعَنْ مِثْلِ قَوْلِ الْكُفَّارِ انْزَجَرَ وَعَلِمَ أَنَّهٗ بِصِفَاتِهٖ لَيْسَ كَالْبَشَرِ.

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے بشر کی صفات میں سے کسی صفت کو ثابت کرے تو یہ شخص کافر ہے، جو شخص بصیرت کی نگاہ سے دیکھے گا تو وہ عبرت حاصل کرے گا (یعنی اللہ تعالیٰ کو انسانوں کی طرح نہیں کہے گا) اور کفار کی طرح بات کرنے سے باز رہے گا اور یقین کرلے گا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں جیسی صفات نہیں رکھتا۔

رؤیت باری تعالیٰ

[34]: وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ إِحَاطَةٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ كَمَا نَطَقَ بِهٖ كِتَابُ رَبِّنَا: ﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ ﴾ وَتَفْسِيْرُهٗ عَلٰى مَا أَرَادَهُ اللهُ تَعَالٰى وَعَلِمَهٗ وَكُلُّ مَا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَعْنَاهُ عَلٰى مَا أَرَادَ لَا نَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلِيْنَ بِآرَائِنَا وَلَا مُتَوَهِّمِيْنَ بِأَهْوَائِنَا فَإِنَّهٗ مَا سَلِمَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلَّا مَنْ سَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّ عِلْمَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ إِلٰى عَالِمِهٖ.

ترجمہ: اہلِ جنت کا اللہ تعالیٰ کو بغیر احاطہ اور بغیر کیفیت کے دیکھنا برحق ہے جیسا کہ ہمارے رب کی کتاب اس بارے میں فرماتی ہے: ”اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے“ اس کا وہی مطلب قابلِ قبول ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور علم کے مطابق ہو گا اور اس بارے میں ہر وہ صحیح حدیث جو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہو تو اس کا بھی وہی معنی ومطلب ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور مراد لیا ہو۔ ہم (رؤیت کا) معنی بیان کرنے میں اپنی رائے سے کوئی تاویل نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی خواہشات کی بنا پر کسی اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں، اس لیے کہ دین کے معاملے میں وہی شخص محفوظ رہتا ہے جو اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دے اور جو مسئلہ اس پر مشتبہ ہو جائے تو اس کے لیے کسی عالم کی طرف رجوع کرے۔

[35]: وَلَا تَثْبُتُ قَدَمُ الْإِسْلَامِ إِلَّا عَلَى ظَهْرِ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِسْلَامِ فَمَنْ رَامَ عِلْمَ مَا حُظِرَ عَنْهُ عِلْمُهُ وَلَمْ يَقْنَعْ بِالتَّسْلِيْمِ فَهْمُهُ حَجَبَهُ مَرَامُهُ عَنْ خَالِصِ التَّوْحِيْدِ وَصَافِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحِيْحِ الْإِيْمَانِ فَيَتَذَبْذَبُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ وَالتَّكْذِيْبِ وَالتَّصْدِيْقِ وَالْإِقْرَارِ وَالْإِنْكَارِ مُوَسْوِسًا تَائِهًا زَائِغًا شَاكًّا لَا مُؤْمِنًا مُصَدِّقًا وَلَا جَاحِدًا مُكَذِّبًا.

ترجمہ: اسلام پر ثابت قدمی اسی صورت میں ہی ممکن ہے کہ خود کو (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے) حوالے کیا جائے اور (شریعت کے سامنے) سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ان چیزوں کے جاننے کا ارادہ کرے جن سے روکا گیا ہے اور اپنی فہم کو (اللہ تعالیٰ کے) سپرد نہ کرے تو ایسے شخص کا یہ (باطل) مقصد اسے خالص توحید، صاف ستھری معرفت اور صحیح ایمان رکھنے سے روک دے گا۔ نتیجۃً یہ شخص کفر وایمان، تکذیب و تصدیق اور اقرار وانکار کے درمیان متذبذب رہے گا اور وسوسوں کا شکار، حیران وپریشان، حق سے منحرف اور شک میں ایسا مبتلا ہو گا کہ نہ تصدیق کرنے والا مؤمن بن سکے گا اور نہ ہی انکار کرنے والا منکر!

[36]: وَلَا يَصِحُّ الْإِيْمَانُ بِالرُّؤْيَةِ لِأَهْلِ دَارِ السَّلَامِ لِمَنِ اعْتَبَرَهَا مِنْهُمْ بِوَهْمٍ أَوْ تَأَوَّلَهَا بِفَهْمٍ إِذْ كَانَ تَأْوِيْلُ الرُّؤْيَةِ وَتَأْوِيْلُ كُلِّ مَعْنًى يُضَافُ إِلَى الرُّبُوْبِيَّةِ بِتَرْكِ التَّأْوِيلِ وَلُزُومِ التَّسْلِيْمِ وَعَلَيْهِ دِيْنُ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَرَائِعُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْيَ وَالتَّشْبِيْهَ زَلَّ وَلَمْ يُصِبِ التَّنْزِيْهَ فَإِنَّ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلَا مَوْصُوْفٌ بِصِفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ مَنْعُوْتٌ بِنُعُوْتِ الْفَرْدَانِيَّةِ لَيْسَ فِيْ مَعْنَاهُ أَحَدٌ مِنَ الْبَرِيَّةِ.

ترجمہ: اہلِ جنت کے لیے دیدارِ باری تعالیٰ کے عقیدہ پر اس شخص کا ایمان درست نہیں جو جنتیوں کے لیے ایسے

دیدار کا قائل ہو جس کی بنیاد وہم پر ہے یا ایسے دیدار کا قائل ہو جس کا معنی اس نے اپنے فہم سے کیا ہے۔ اس لیے کہ دیدارِ باری تعالیٰ کے متعلق اور ہر اس صفت کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو اصل عقیدہ یہی ہے کہ ان کی تاویل (یعنی اپنی طرف سے معانی اور کیفیات کی تعیین) نہ کی جائے بلکہ من و عن تسلیم کیا جائے۔ یہی موقف رسل علیہم السلام کے دین اور انبیاء علیہم السلام اور مسلمانوں کی شریعت کے عین مطابق ہے اور جو شخص نفی و تشبیہ سے نہ بچ سکا تو وہ (صراط مستقیم) سے پھسل گیا اور تنزیہ کا عقیدہ نہ پا سکا، اس لیے کہ ہمارا رب صفتِ وحدانیت کے ساتھ موصوف اور وصفِ فردانیت کے ساتھ متصف ہے (یعنی ذات میں اکیلا اور صفات میں یکتا ہے) اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں۔

تنزیہ باری تعالیٰ

[37]: وَتَعَالَى عَنِ الْحُدُوْدِ وَالْغَايَاتِ وَالْأَرْكَانِ وَالْأَعْضَاءِ وَالْأَدَوَاتِ لَا تَحْوِيْهِ الْجِهَاتُ السِّتُّ كَسَائِرِ الْمُبْتَدَعَاتِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کناروں، انتہاؤں، اجزاء، جسمانی اعضاء اور آلات و اسباب سے پاک ہے، جہاتِ ستہ اسے گھیر نہیں سکتیں جس طرح تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہیں۔

معراج

[38]: وَالْمِعْرَاجُ حَقٌّ وَقَدْ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِجَ بِشَخْصِهِ فِي الْيَقَظَةِ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ إِلَى حَيْثُ شَآءَ اللهُ مِنَ الْعُلَى وَأَكْرَمَهُ اللهُ بِمَا شَآءَ وَأَوْحَى إِلَيْهِ مَا أَوْحَى ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلَى.

ترجمہ: معراج برحق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک) لے جایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو بیداری کی حالت میں آسمانوں تک لے جایا گیا، پھر وہاں سے بلندیوں کی طرف جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی چاہت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت بخشی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو وحی فرمانا چاہی، وہ وحی فرمائی۔ جو کچھ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخرت اور دنیا میں رحمتیں نازل فرمائے۔

حوض کوثر

[39]: وَالْحَوْضُ الَّذِيْ أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ غِيَاثًا لِأُمَّتِهٖ حَقٌّ.

ترجمہ: اور وہ حوض جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر اعزاز عطا فرمایا تاکہ آپ کی امت اس سے سیر اب ہو، بر حق ہے۔

شفاعت

[40]: وَالشَّفَاعَةُ الَّتِيْ ادَّخَرَهَا اللهُ لَهُمْ حَقٌّ كَمَا رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ.

ترجمہ: اور وہ شفاعت جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر رکھی ہے، بر حق ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔

وعدۂ اَلَسْت

[41]: وَالْمِيْثَاقُ الَّذِيْ أَخَذَهُ اللهُ تَعَالٰى مِنْ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهٖ حَقٌّ.

ترجمہ: اور وہ عہد جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے لیا تھا، بر حق ہے۔

علم اِلٰہی

[42]: وَقَدْ عَلِمَ اللهُ تَعَالٰى فِيْمَا لَمْ يَزَلْ عَدَدَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَعَدَدَ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ جُمْلَةً وَاحِدَةً فَلَا يُزَادُ فِيْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ.

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی ان لوگوں کی تعداد کا علم ہے جنہوں میں جنت میں جانا ہے اور ان لوگوں کی تعداد کا بھی علم ہے جو جہنم رسید ہوں گے۔ جو تعداد اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اس میں نہ کوئی اضافہ ہو گا اور نہ ہی کوئی کمی ہو گی۔

[43]: وَكَذٰلِكَ أَفْعَالَهُمْ فِيمَا عَلِمَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْعَلُوهُ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ وَالْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالَى وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالَى.

ترجمہ: اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان لوگوں نے آئندہ کیا کرنا ہے، سب کے لیے وہ کام آسان کر دیے گئے ہیں جن کے لیے وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ نیک بخت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق نیک بخت لکھا جا چکا ہے اور بد بخت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بد بخت لکھا جا چکا ہے۔

تقدیر

[44]: وَأَصْلُ الْقَدَرِ سِرُّ اللهِ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى ذٰلِكَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَالتَّعَمُّقُ وَالنَّظَرُ فِي ذٰلِكَ ذَرِيعَةُ الْخِذْلَانِ وَسُلَّمُ الْحِرْمَانِ وَدَرَجَةُ الطُّغْيَانِ فَالْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ ذٰلِكَ نَظَرًا وَفِكْرًا وَوَسْوَسَةً فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى طَوَى عِلْمَ الْقَدَرِ عَنْ أَنَامِهِ وَنَهَاهُمْ عَنْ مَرَامِهِ كَمَا قَالَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ﴾ فَمَنْ سَأَلَ: "لِمَ فَعَلَ؟" فَقَدْ رَدَّ حُكْمَ الْكِتَابِ وَمَنْ رَدَّ حُكْمَ الْكِتَابِ كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.

ترجمہ: مخلوق کے بارے میں تقدیر دراصل اللہ کا ایک راز ہے جس کا علم نہ کسی مقرب فرشتے کو ہے اور نہ پیغمبر و رسول کو۔ تقدیر کے معاملات میں غور و فکر اور سوچ و بچار کرنا رسوائی کا سبب، محرومی کا زینہ اور سرکشی کا (پہلا) درجہ ہے۔ اس لیے تقدیر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور خیال و وہم سے کام لینے سے بالکل بچنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم بندوں سے مخفی رکھا ہے اور لوگوں کو اس کے حصول سے بھی منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جو کرے اس بارے میں اس سے نہیں پوچھا جاتا اور بندوں سے ان کے کیے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس لیے جو شخص یہ پوچھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کتاب اللہ کے اس حکم کو نہیں مانا اور جو حکم قرآنی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

[45]: فَهٰذَا جُمْلَةُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُنَوَّرٌ قَلْبُهُ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالَى وَهِيَ دَرَجَةُ الرَّاسِخِيْنَ فِي الْعِلْمِ لِأَنَّ الْعِلْمَ عِلْمَانِ؛ عِلْمٌ فِي الْخَلْقِ مَوْجُوْدٌ وَعِلْمٌ فِي الْخَلْقِ مَفْقُوْدٌ فَإِنْكَارُ الْعِلْمِ الْمَوْجُوْدِ كُفْرٌ وَادِّعَاءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُوْدِ كُفْرٌ وَلَا يَثْبُتُ الْإِيْمَانُ إِلَّا بِقُبُوْلِ الْعِلْمِ الْمَوْجُوْدِ وَتَرْكِ طَلَبِ الْعِلْمِ

الْمَفْقُوْدِ.

ترجمہ: (تقدیر کے بارے میں) یہ وہ باتیں ہیں جن کی ضرورت اولیاء اللہ میں سے ہر اس شخص کو ہے جس کا دل (نورِ ایمان سے) منور ہو اور یہی راسخین فی العلم کا مقام ہے، کیونکہ علم کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ علم ہے جو مخلوق کو دیا گیا ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ چنانچہ جو علم مخلوق کو دیا گیا ہے اس کا انکار کرنا بھی کفر ہے اور جو علم نہیں دیا گیا اس کا دعویٰ کرنا بھی کفر ہے۔ ایمان اسی صورت میں معتبر ہو گا کہ جو علم دیا گیا ہے اس کا اقرار کیا جائے اور جو علم نہیں دیا گیا اس کے حصول کے پیچھے نہ پڑا جائے۔

لوح و قلم

[46]: وَنُؤْمِنُ بِاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَبِجَمِيْعِ مَا فِيْهِ قَدْ رُقِمَ فَلَوِ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ كَتَبَهُ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِ أَنَّهٗ كَائِنٌ لِيَجْعَلُوْهُ غَيْرَ كَائِنٍ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا كُلُّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِ لِيَجْعَلُوْهُ كَائِنًا لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا أَخْطَأَ الْعَبْدَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ وَمَا أَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ.

ترجمہ: ہم لوح و قلم اور جو کچھ اس (لوح) میں لکھ دیا گیا ہے ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر تمام مخلوق اس بات پر اکٹھی ہو جائے کہ جو چیز اللہ نے لوح محفوظ میں لکھ دی ہے کہ ہو گی، اسے نہ ہونے دے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتی اور اگر تمام مخلوق اس بات پر اکٹھی ہو جائے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے نہیں لکھی، اسے ہونے دے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ قیامت تک ہونے والی چیزوں کو لکھنے کے بعد قلم خشک ہو گیا ہے۔ جو چیز (راحت یا پریشانی) بندے کو نہیں ملتی تو تقدیر میں لکھا تھا کہ وہ اسے نہیں ملے اور جو چیز بندے کو ملتی ہے تو (اس کا ملنا بھی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے اس لیے) ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ چیز بندے کو نہ ملے۔

[47]: وَعَلَى الْعَبْدِ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ اللهَ قَدْ سَبَقَ عِلْمُهٗ فِيْ كُلِّ كَائِنٍ مِنْ خَلْقِهٖ فَقَدَّرَ ذٰلِكَ تَقْدِيْرًا مُحْكَمًا مُبْرَمًا لَيْسَ فِيْهِ نَاقِضٌ وَلَا مُعَقِّبٌ وَلَا مُزِيْلٌ وَلَا مُغَيِّرٌ وَلَا زَائِدٌ وَلَا مُحَوِّلٌ وَلَا نَاقِصٌ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ سَمَاوَاتِهٖ وَأَرْضِهٖ وَذٰلِكَ مِنْ عَقْدِ الْإِيْمَانِ وَأُصُوْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِعْتِرَافِ بِتَوْحِيْدِ اللهِ تَعَالٰى وَرُبُوْبِيَّتِهٖ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا﴾ وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا

مَّقْدُوْرًا﴾ فَوَيْلٌ لِمَنْ صَارَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْقَدَرِ خَصِيْماً، وَأَحْضَرَ لِلنَّظَرِ فِيْهِ قَلْبًا سَقِيْمًا لَقَدِ الْتَمَسَ بِوَهْمِهٖ فِيْ فَحْصِ الْغَيْبِ سِرًّا كَتِيْمًا وَعَادَ بِمَا قَالَ فِيْهِ أَفَّاكًا أَثِيْمًا.

ترجمہ: بندے پر اس بات کا اعتقاد رکھنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بھی مخلوق معرضِ وجود میں آ رہی ہے وہ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس (علم) کو مستحکم اور قطعی فیصلہ (تقدیر مبرم) کے طور پر یوں متعین فرمادیا کہ آسمان وزمین کی مخلوقات میں سے کوئی اسے توڑ سکتا ہے نہ ملتوی کر سکتا ہے، ختم کر سکتا ہے نہ تبدیل کر سکتا ہے، اضافہ کر سکتا ہے نہ پلٹ سکتا ہے اور نہ ہی کم کر سکتا ہے۔ یہ (عقیدہ قضاء وقدر) ایمان کی پختگی، معرفت کی بنیاد اور توحید وربوبیت باری تعالیٰ کے اقرار کے لیے ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا اور ہر ایک کی تقدیر بھی لکھ دی ہے۔ مزید ارشاد باری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ شخص تباہ وبرباد ہوگا جو تقدیر کے معاملات میں اللہ تعالیٰ سے جھگڑے اور اس میں غور وفکر کے لیے اپنے بیمار دل (ناقص فہم) سے کام لے۔ کیونکہ اس شخص نے اپنے وہم کے ذریعے غیب کی جستجو میں مخفی راز کو حاصل کرنے کی (ناکام) کوشش کی ہے۔ نتیجۃً یہ شخص عقیدۂ تقدیر کے باب میں اپنی باتوں کی بناء پر جھوٹا اور گنہگار ثابت ہوگا۔

عرش وکرسی

[48]: وَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ حَقٌّ.

ترجمہ: عرش اور کرسی برحق ہیں۔

[49]: وَهُوَ مُسْتَغْنٍ عَنِ الْعَرْشِ وَمَا دُوْنَهٗ.

ترجمہ: اللہ رب العزت عرش اور غیر عرش سے بے نیاز ہے۔

[50]: مُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِمَا فَوْقَهٗ وَقَدْ أَعْجَزَ عَنِ الْإِحَاطَةِ خَلْقَهٗ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا اور جو اس چیز کے اوپر ہے اس کا احاطہ کرنے والا ہے اور اس نے مخلوق کو اپنے احاطہ کرنے سے عاجز کر دیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام، ملائکہ اور آسمانی کتب

[51]: وَنَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَكَلَّمَ مُوسٰى تَكْلِيْمًا إِيْمَانًا وَتَصْدِيْقًا وَتَسْلِيْمًا.

ترجمہ: ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے نوازا۔ اس بات پر ہمارا ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔

[52]: وَنُؤْمِنُ بِالْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَنَشْهَدُ أَنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ.

ترجمہ: ہم فرشتوں پر، انبیاء علیہم السلام پر اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام حق پر تھے۔

اہلِ قبلہ

[53]: وَنُسَمِّي أَهْلَ قِبْلَتِنَا مُسْلِمِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ مَا دَامُوْا بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِفِيْنَ وَلَهُ بِكُلِّ مَا قَالَ وَأَخْبَرَ مُصَدِّقِيْنَ.

ترجمہ: ہم اہلِ قبلہ کو مسلمان اور مومن سمجھیں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تمام باتوں کا اعتراف کریں اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خبر دی اس کی تصدیق کریں۔

ذات باری تعالیٰ میں غور و فکر سے ممانعت

[54]: وَلَا نَخُوْضُ فِي اللهِ وَلَا نُمَارِي فِيْ دِيْنِ اللهِ تَعَالٰى.

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔

[55]: وَلَا نُجَادِلُ فِي الْقُرْاٰنِ وَنَشْهَدُ أَنَّهُ كَلَامُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ فَعَلَّمَهُ سَيِّدَ

الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى لَا يُسَاوِيْهِ شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَلَا نَقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ وَلَا نُخَالِفُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ.

ترجمہ: ہم قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا نہیں کرتے بلکہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے اور جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے اللہ نے یہ کلام سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا ہے کہ مخلوق کے کلام میں سے کوئی کلام اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ ہم قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل نہیں ہیں اور مسلمان جس مسئلہ پر جمع ہو جائیں ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے۔

[56]: وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ مَا لَمْ يَسْتَحِلَّهُ.

ترجمہ: ہم کسی اہل قبلہ کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتے جب تک کہ وہ اس گناہ کو حلال نہ سمجھے۔

گناہ و ایمان

[57]: وَلَا نَقُوْلُ لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيْمَانِ ذَنْبٌ لِمَنْ عَمِلَهُ.

ترجمہ: ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ ایمان والے کو گناہ کوئی نقصان نہیں دیتا۔

امید مغفرت اور خوف عذاب

[58]: نَرْجُوْ لِلْمُحْسِنِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَيُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَلَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا نَشْهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَنَسْتَغْفِرُ لِمُسِيْئِهِمْ وَنَخَافُ عَلَيْهِمْ وَلَا نُقَنِّطُهُمْ.

ترجمہ: ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیکوکار مومنین کو معاف فرمادے اور اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل کر دے، البتہ ان کے بارے میں ہم بے خوف بھی نہیں اور نہ ہی یہ بات کہتے ہیں کہ (یقینی طور پر) انہیں جنت ملے گی۔ ہم گناہ گار مومنین کے لیے مغفرت مانگتے ہیں اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے بھی ہیں البتہ انہیں مغفرت سے ناامید نہیں کرتے۔

[59]: وَالْأَمْنُ وَالْإِيَاسُ يَنْقُلَانِ عَنْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَسَبِيْلُ الْحَقِّ بَيْنَهُمَا لِأَهْلِ الْقِبْلَةِ.

ترجمہ: عذاب سے بے خوف ہونا اور معافی سے ناامید ہونا آدمی کو دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اہل قبلہ کے لیے راہِ حق اس (امید و ناامیدی) کے درمیان ہے۔

ایمان سے خارج کرنے والی چیز

[60]: وَلَا يَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْإِيْمَانِ إِلَّا بِجُحُوْدِ مَا أَدْخَلَهُ فِيْهِ.

ترجمہ: بندہ ایمان سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک ان چیزوں کا انکار نہ کر دے جن کے ماننے کی وجہ سے وہ ایمان میں داخل ہوا تھا۔

حقیقت و مراتب ایمان

[61]: وَالْإِيْمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِيْقُ بِالْجَنَانِ.

ترجمہ: ایمان؛ زبان سے اقرار اور دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔

[62]: وَأَنَّ جَمِيْعَ مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي الْقُرْاٰنِ وَجَمِيْعَ مَا صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّرْعِ وَالْبَيَانِ كُلُّهُ حَقٌّ.

ترجمہ: وہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل کی ہیں اور شریعت کی وہ تمام باتیں جن کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، سب برحق ہیں۔

[63]: وَالْإِيْمَانُ وَاحِدٌ وَأَهْلُهُ فِيْ أَصْلِهِ سَوَاءٌ وَالتَّفَاضُلُ بَيْنَهُمْ بِالْخَشْيَةِ وَالتُّقٰى وَمُخَالَفَةِ الْهَوٰى وَمُلَازَمَةِ الْأَوْلٰى.

ترجمہ: ایمان واحد (بسیط) ہے اور اہل ایمان نفسِ ایمان میں برابر ہیں۔ ہاں اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ، نفسانی خواہشات کی مخالفت اور افضل احکام پر پابندی کرنے کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

[64]: وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّهُمْ أَوْلِيَاءُ الرَّحْمٰنِ وَأَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَطْوَعُهُمْ وَأَتْبَعُهُمْ لِلْقُرْآنِ.

ترجمہ: سارے ایمان والے اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں لیکن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ فرماں بردار ہو اور قرآن کی زیادہ اتباع کرنے والا ہو۔

[65]: وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ مِنَ اللهِ تَعَالٰى.

ترجمہ: ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی نازل کردہ کتابوں کو، اس کے رسولوں کو، قیامت کے دن کو اور اچھی اور بری، میٹھی اور کڑوی تقدیر کے من جانب اللہ تعالیٰ ہونے کو تسلیم کرنے کا۔

[66]: وَنَحْنُ مُؤْمِنُونَ بِذٰلِكَ كُلِّهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَنُصَدِّقُهُمْ كُلَّهُمْ عَلٰى مَا جَاءُوْا بِهِ.

ترجمہ: ہم ان تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے جو بھی خدا کی تعلیمات پیش کیں ہم ان سب کی تصدیق کرتے ہیں۔

اھلِ کبائر

[67]: وَأَهْلُ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ لَا يَخْلُدُوْنَ إِذَا مَاتُوْا وَهُمْ مُوَحِّدُوْنَ وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَائِبِيْنَ بَعْدَ أَنْ لَقُوْا اللهَ عَارِفِيْنَ (مُؤْمِنِيْنَ) وَهُمْ فِيْ مَشِيْئَتِهِ وَحُكْمِهِ إِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ وَعَفَا عَنْهُمْ بِفَضْلِهِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ وَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ فِي النَّارِ بِعَدْلِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ مِنْهَا بِرَحْمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ مِنْ أَهْلِ طَاعَتِهِ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ إِلٰى جَنَّتِهِ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى أَهْلَ مَعْرِفَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُمْ فِي الدَّارَيْنِ كَأَهْلِ نُكْرَتِهِ الَّذِيْنَ خَابُوْا مِنْ هِدَايَتِهِ وَلَمْ يَنَالُوْا مِنْ وِلَايَتِهِ. أَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى نَلْقَاكَ بِهِ.

ترجمہ: امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو وہ جہنم میں تو جائیں گے لیکن توحید کے قائل ہونے اور ایمان پر موت آنے کی صورت میں وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اگرچہ وہ توبہ کیے بغیر مرے ہوں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے تابع ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل و کرم سے ان کی مغفرت فرمادے اور ان کو بخش دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو کبھی معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور شرک کے علاوہ ہر گناہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو قانونِ

عدل کے ذریعے ان (مرتکبین کبیرہ) کو جہنم کا عذاب دے اور سزا دینے کے بعد اپنے رحم و کرم سے یا نیکو کار لوگوں کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کا دوست ہے، وہ اہلِ ایمان کے ساتھ دنیا و آخرت میں ایسا معاملہ نہیں کرے گا جیسا وہ اپنے منکرین کے ساتھ کرتا ہے جو اس کی ہدایت اور دوستی کو نہ پا سکے۔ اے اللہ! اے اسلام اور مسلمانوں کے ولی! ہمیں اسلام پر ثابت قدم فرما یہاں تک کہ ہم اسلام کی حالت میں تجھ سے ملاقات کریں۔

[68]: وَنَرَى الصَّلَاةَ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ وَعَلَى مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ.

ترجمہ: جو شخص اہل قبلہ میں سے ہو ہم اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو درست سمجھتے ہیں، چاہے وہ نیک ہو یا فاسق ہو۔ اسی طرح اہل قبلہ میں سے کوئی نیک ہو یا فاسق ہو ہم اس کی نماز جنازہ پڑھے جانے کو بھی درست سمجھتے ہیں۔

[69]: وَلَا نُنَزِّلُ أَحَدًا مِنْهُمْ جَنَّةً وَلَا نَارًا وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِمْ بِكُفْرٍ وَلَا بِشِرْكٍ وَلَا بِنِفَاقٍ مَا لَمْ يَظْهَرْ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، وَنَذَرُ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى.

ترجمہ: ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو نہ جنتی قرار دیتے ہیں اور نہ جہنمی، ایسے کسی شخص کے بارے میں کفر، یا شرک یا نفاق کی گواہی بھی نہیں دیتے جب تک کہ اس سے اس قسم کی کوئی بات ظاہر نہ ہو اور ان کے پوشیدہ احوال کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔

[70]: وَلَا نَرَى السَّيْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ السَّيْفُ.

ترجمہ: ہم امت محمدیہ میں سے کسی مسلمان کو واجب القتل نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ واجب القتل قرار نہ دیا جائے۔

اطاعتِ اُولی الاَمر

[71]: وَلَا نَرَى الْخُرُوجَ عَلَى أَئِمَّتِنَا وَوُلَاةِ أُمُورِنَا وَإِنْ جَارُوا وَلَا نَدْعُو عَلَيْهِمْ وَلَا نَنْزِعُ يَدًا مِنْ طَاعَتِهِمْ وَنَرَى طَاعَتَهُمْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرِيضَةً مَا لَمْ يَأْمُرُوا بِمَعْصِيَةٍ وَنَدْعُو لَهُمْ بِالصَّلَاحِ وَالْمُعَافَاةِ.

ترجمہ: ہم اپنے امام اور حکمران وقت کے خلاف بغاوت کو درست نہیں سمجھتے چاہے وہ ظلم کریں، نہ ان کے بارے میں بد دعا کرتے ہیں، نہ ان کی اطاعت کو چھوڑتے ہیں۔ جب تک وہ ہمیں کسی معصیت کا حکم نہ دیں اس وقت تک ان کی

اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھتے ہیں اور ان کے لیے اللہ سے اصلاح اور معافی کی دعا کرتے رہیں گے۔

راہِ اعتدال

[72]: وَنَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ وَنَجْتَنِبُ الشُّذُوْذَ وَالْخِلَافَ وَالْفُرْقَةَ.

ترجمہ: ہم سنت رسول اور جماعت صحابہ کی اتباع کریں گے، جداگانہ راہ اختیار کرنے، (اہلِ حق سے) اختلاف کرنے اور تفرقہ بازی سے دور ہیں گے۔

[73]: وَنُحِبُّ أَهْلَ الْعَدْلِ وَالْأَمَانَةِ وَنُبْغِضُ أَهْلَ الْجَوْرِ وَالْخِيَانَةِ.

ترجمہ: ہم عدل وامانت والوں کو پسند کرتے ہیں اور ظلم وخیانت کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔

[74]: وَنَقُوْلُ: "اَللّٰهُ أَعْلَمُ" فِيمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا عِلْمُهٗ.

ترجمہ: جن چیزوں کا علم ہم پر مشتبہ ہے تو ان کے بارے میں ہم یہی کہتے ہیں کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔

موزوں پر مسح

[75]: وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ كَمَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ.

ترجمہ: ہم سفر وحضر میں موزوں پر مسح کرنے کو جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں اس کا بیان ہے۔

جہاد وحج

[76]: وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ فَرْضَانِ مَاضِيَانِ مَعَ أُولِي الْأَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ لَا يُبْطِلُهُمَا شَيْءٌ وَلَا يَنْقُضُهُمَا.

ترجمہ: حج اور جہاد ایسے دو فریضے ہیں جو مسلمانوں کے امیر کی زیر قیادت (قیامت قائم ہونے تک) جاری رہیں گے، چاہے امیر نیک ہو یا گناہ گار۔ کوئی چیز ان کو منسوخ کر سکتی ہے نہ ختم کر سکتی ہے۔

کراماً کاتبین

[77]: وَنُؤْمِنُ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُمْ عَلَيْنَا حَافِظِيْنَ

ترجمہ: ہم کراماً کاتبین پر ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم پر نگران مقرر کیا ہے۔

مَلَکُ الموت

[78]: وَنُؤْمِنُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ الْمُوَكَّلِ بِقَبْضِ أَرْوَاحِ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: ہم ملک الموت پر بھی ایمان رکھتے ہیں جسے اہل جہاں کی ارواح قبض کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

ثواب وعذابِ قبر اور قبر میں سوال

[79]: وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ لِمَنْ كَانَ لَهُ أَهْلًا وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِيْ قَبْرِهٖ عَنْ رَبِّهٖ وَدِيْنِهٖ وَنَبِيِّهٖ عَلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ: ہم قبر کے عذاب کو اس شخص کے لیے مانتے ہیں جو عذاب کا مستحق ہو اور منکر نکیر کے ان سوالوں کو بھی مانتے ہیں جو وہ مردے سے قبر میں اس کے رب، اس کے دین اور اس کے نبی کے بارے میں کریں گے جیسا کہ احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے۔

[80]: وَالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ.

ترجمہ: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

بَعْث یوم القیامۃ

[81]: وَنُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ وَجَزَاءِ الْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْعَرْضِ وَالْحِسَابِ وَقِرَاءَةِ الْكِتَابِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِيْزَانِ يُوْزَنُ فِيْهِ أَعْمَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَالطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَّةِ.

ترجمہ: ہم بروز قیامت اٹھائے جانے، اعمال کا بدلہ ملنے، خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے، حساب کتاب ہونے، اعمال نامہ پڑھے جانے، ثواب وعذاب ملنے، پل صراط پر گزرنے اور اس میزان پر ایمان رکھتے ہیں جس میں مؤمنین کے اچھے وبرے اعمال اور فرمانبرداری ونافرمانی کا وزن کیا جائے گا۔

جنت و جہنم

[82]: وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوْقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ أَبَدًا وَلَا تَبِيْدَانِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهُمَا أَهْلًا فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ أَدْخَلَهُ فَضْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ اَدْخَلَهُ عَدْلًا مِنْهُ وَكُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا قَدْ فُرِغَ لَهُ وَصَائِرٌ إِلٰى مَا خُلِقَ لَهُ.

ترجمہ: جنت و جہنم پیدا کی جاچکی ہیں، یہ کبھی فنا ہوں گی نہ ختم ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی سے جنت و جہنم کو پیدا کر لیا تھا اور جنہوں نے ان میں جانا تھا ان کو بھی پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو چاہا اپنے فضل سے جنت کا حقدار بنایا اور جس کو چاہا اپنے قانونِ عدل سے جہنم کا مستحق بنایا۔ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے اسے فارغ کیا گیا ہے اور اسی طرف چل رہا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

خیر و شر

[83]: وَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مُقَدَّرَانِ عَلَى الْعِبَادِ.

ترجمہ: بندے کا خیر و شر اس کے مقدر میں لکھا جاچکا ہے۔

استطاعت کا بیان

[84]: وَالِاسْتِطَاعَةُ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ التَّوْفِيْقِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُوْصَفَ الْمَخْلُوْقُ بِهٖ (تَكُوْنُ) مَعَ الْفِعْلِ وَأَمَّا الِاسْتِطَاعَةُ مِنْ جِهَةِ الصِّحَّةِ وَالْوُسْعِ وَالتَّمْكِيْنِ وَسَلَامَةِ الْآلَاتِ فَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَبِهَا يَتَعَلَّقُ الْخِطَابُ وَهِيَ كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾.

ترجمہ: وہ استطاعت جس کی وجہ سے بندہ کوئی کام کر سکے اور وہ بندے کے اختیار میں بھی نہیں ہوتی ایسی استطاعت فعل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے جیسے توفیق کا ملنا، اور استطاعت بمعنی صحت، گنجائش، طاقت اور اسباب کا میسر ہونا یہ فعل سے پہلے حاصل ہوتی ہے، اسی استطاعت کی بناء پر بندے کو مکلف بنایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی طاقت کے بقدر ہی مکلف بناتے ہیں۔

افعالِ عباد

[85]: وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ (هِيَ) خَلْقُ اللهِ وَكَسْبٌ مِنَ الْعِبَادِ.

ترجمہ: بندوں کے افعال اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اور بندوں کے کسب کردہ ہیں۔

[86]: وَلَمْ يُكَلِّفْهُمُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا مَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يُطِيقُوْنَ إِلَّا مَا كَلَّفَهُمْ وَهُوَ تَفْسِيرُ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" نَقُوْلُ: لَا حِيلَةَ لِأَحَدٍ وَلَا حَرَكَةَ لِأَحَدٍ وَلَا تَحَوُّلَ لِأَحَدٍ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ إِلَّا بِمَعُوْنَةِ اللهِ وَلَا قُوَّةَ لِأَحَدٍ عَلَى إِقَامَةِ طَاعَةِ اللهِ وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا إِلَّا بِتَوْفِيْقِ اللهِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اسی کام کا مکلف بنایا ہے جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں اور بندے اسی کام کی طاقت رکھتے ہیں جس کا انہیں مکلف بنایا گیا ہے۔ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ“ کا یہی معنی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا کوئی حیلہ، حرکت اور طاقت بندے کو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری اور اس پر ثابت قدمی کی قوت بھی اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

[87]: وَكُلُّ شَيْءٍ يَجْرِي بِمَشِيئَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ غَلَبَتْ مَشِيْئَتُهُ الْمَشِيْئَاتِ كُلَّهَا وَغَلَبَ قَضَاؤُهُ الْحِيَلَ كُلَّهَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ أَبَدًا﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ﴾

ترجمہ: ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت، علم، فیصلہ اور تقدیر کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت دیگر تمام لوگوں کی چاہتوں پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ انسان کی ساری تدبیروں پر غالب آتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) اللہ تعالیٰ جو کرے اس بارے میں اس سے نہیں پوچھا جاتا اور بندوں سے ان کے کیے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ایصال ثواب کا بیان

[88]: وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ مَنْفَعَةٌ لِلْأَمْوَاتِ.

ترجمہ: زندہ لوگوں کے دعا کرنے سے اور صدقہ کرنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے۔

[89]: وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَسْتَجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَيَقْضِي الْحَاجَاتِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور ان کی ضرورتیں پوری فرماتے ہیں۔

[90]: وَيَمْلِكُ كُلَّ شَيْءٍ وَلَا يَمْلِكُهٗ شَيْءٌ وَلَا غِنًى عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَرْفَةَ عَيْنٍ وَمَنِ اسْتَغْنٰى عَنِ اللّٰهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَقَدْ كَفَرَ وَصَارَ مِنْ أَهْلِ الْحَيْنِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز کے مالک ہیں اور اللہ کا کوئی مالک نہیں۔ پلک جھپکنے کے برابر بھی کوئی شخص اللہ سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص پلک جھپکنے کے برابر خود کو اللہ سے مستغنی سمجھے وہ کافر ہے اور ہلاک وتباہ ہو گیا۔

[91]: وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبُ وَيَرْضٰى لَا كَاَحَدٍ مِنَ الْوَرٰى.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ غصہ فرماتے ہیں اور راضی بھی ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا غصہ اور رضامندی مخلوق کی طرح نہیں۔

حبِ صحابہ رضی اللہ عنہم

[92]: وَنُحِبُّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُفْرِطُ فِيْ حُبِّ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَا نَتَبَرَّأُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنُبْغِضُ مَنْ يُبْغِضُهُمْ وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ يَذْكُرُهُمْ وَلَا نَذْكُرُهُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ وَنَرٰى حُبَّهُمْ دِيْنًا وَإِيْمَانًا وَإِحْسَانًا وَبُغْضَهُمْ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَطُغْيَانًا.

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں البتہ کسی کی محبت میں غلو کرتے ہیں نہ کسی سے براءت کرتے ہیں۔ ہم ایسے شخص سے بغض رکھتے ہیں جو ان سے بغض رکھے اور برائی سے ان کا تذکرہ کرے۔ ہم جب بھی صحابہ کا تذکرہ کریں گے تو خیر ہی سے کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کو دین، ایمان اور احسان سمجھتے ہیں اور ان سے نفرت کرنے کو کفر، منافقت اور سرکشی سمجھتے ہیں۔

خلافتِ راشدہ

[93]: وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلًا لِأَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَفْضِيْلًا لَهٗ وَتَقْدِيْمًا عَلٰى جَمِيْعِ الْأُمَّةِ ثُمَّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَالْأَئِمَّةُ الْمُهْتَدُوْنَ الَّذِيْنَ قَضَوْا بِالْحَقِّ

وَكَانُوْا بِهٖ يَعْدِلُوْنَ.

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت مانتے ہیں کیونکہ آپ ہی پوری امت میں سب سے افضل اور مقدم ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کے لیے مانتے ہیں۔ یہی چار خلفاء راشدین اور ہدایت یافتہ امام ہیں جنھوں نے حق وراستی سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور برحق فیصلے کیے۔

عَشرہ مبَشَّرہ

[94]: وَإِنَّ الْعَشَرَةَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَشَّرَهُمْ بِالْجَنَّةِ نَشْهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَا شَهِدَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَهُمْ: أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَسَعِيدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُوَ أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ: وہ دس صحابہ جن کا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی ہے ہم ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بالکل سچی ہے۔ وہ دس حضرات یہ ہیں: حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[95]: وَمَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَذُرِّيَّاتِهِ الْمُقَدَّسِيْنَ مِنْ كُلِّ رِجْسٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ.

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی پاکیزہ اولاد کے بارے میں اچھی بات کرے تو ایسا شخص منافق نہیں ہو سکتا۔

سلف صالحین

[96]: وَعُلَمَاءُ السَّلَفِ مِنَ السَّابِقِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ أَهْلُ الْخَيْرِ وَالْأَثَرِ وَأَهْلُ الْفِقْهِ وَالنَّظَرِ لَا يُذْكَرُوْنَ إِلَّا بِالْجَمِيْلِ وَمَنْ ذَكَرَهُمْ بِسُوءٍ فَهُوَ عَلٰى غَيْرِ السَّبِيْلِ.

ترجمہ: پہلے والے علماء اور ان کے متبعین علماء جو نیک سیرت محدثین اور صاحب نظر فقہاء ہیں، ان کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کرنا چاہیے اور جو ان کی برائی کرے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔

[97]: وَلَا نُفَضِّلُ أَحَدًا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَنَقُوْلُ: نَبِيٌّ وَاحِدٌ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَوْلِيَاءِ.

ترجمہ: ہم کسی ولی کو کسی نبی سے افضل نہیں سمجھتے بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ فقط ایک نبی تمام اولیاء سے افضل ہے۔

کراماتِ اولیاء

[98]: وَنُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمْ وَصَحَّ عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ.

ترجمہ: اولیاء کی کرامات کو ہم برحق سمجھتے ہیں اور جو قصے معتبر حضرات سے مروی ہیں، ان کو بھی درست سمجھتے ہیں۔

علاماتِ قیامت

[99]: وَنُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ مِنْهَا: خُرُوْجُ الدَّجَّالِ، وَنُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ وَنُؤْمِنُ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجِ دَابَّةِ الْأَرْضِ مِنْ مَوْضِعِهَا.

ترجمہ: ہم علامات قیامت پر ایمان رکھتے ہیں مثلاً خروجِ دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا اپنی جگہ (کوہِ صفا) سے نکلنا وغیرہ۔

کاہن اور نجومی سے براءت

[100]: وَلَا نُصَدِّقُ كَاهِنًا وَلَا عَرَّافًا وَلَا مَنْ يَدَّعِيْ شَيْئًا بِخِلَافِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ.

ترجمہ: ہم کسی کاہن اور نجومی کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ ہی اس شخص کو مانتے ہیں جو کتاب اللہ، سنت اور اجماع کے

خلاف کسی بات کا دعویٰ کرے۔

اجماعی موقف کی تائید

[101]: وَنَرَى الْجَمَاعَةَ حَقًّا وَصَوَابًا وَالْفُرْقَةَ زَيْغًا وَعَذَابًا.

ترجمہ: ہم جماعت (یعنی امت کے اجماعی مسائل) کو برحق اور درست سمجھتے ہیں اور اس سے علیحدہ ہونے کو گمراہی اور (آخرت کے) عذاب کا سبب سمجھتے ہیں۔

[102]: وَدِيْنُ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَاحِدٌ وَهُوَ دِيْنُ الْإِسْلَامِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ﴾ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾

ترجمہ: اللہ کا دین آسمان اور زمین میں ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ﴾ کہ دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔ مزید ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ مزید ارشاد ہے: ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ کہ میں نے تمہارے لیے دینِ اسلام کو ہی پسند کیا ہے۔

راہِ اعتدال

[103]: وَهُوَ بَيْنَ الْغُلُوِّ وَالتَّقْصِيْرِ وَبَيْنَ التَّشْبِيْهِ وَالتَّعْطِيْلِ وَبَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ وَبَيْنَ الْأَمْنِ وَالْإِيَاسِ.

ترجمہ: دین اسلام افراط و تفریط، تشبیہ و تعطیل، جبر و قدر اور (عذاب سے) بے خوفی و (رحمت سے) ناامیدی کے درمیان راہِ اعتدال کا نام ہے۔

[104]: فَهٰذَا دِيْنُنَا وَاعْتِقَادُنَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَنَحْنُ بُرَءَاءُ إِلَى اللهِ مِنْ كُلِّ مَنْ خَالَفَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ.

ترجمہ: یہی ہمارا دین اور عقیدہ ہے ظاہر میں بھی اور دل میں بھی اور جو شخص ان مذکورہ عقائد کا مخالف ہو ہم اللہ کے سامنے ایسے شخص سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔

دعائے خاتمہ بالخیر

فِرَق باطلہ سے اعلانِ براءت

وَنَسأَلُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُثَبِّتَنَا عَلَى الإِيمَانِ وَيَخْتِمَ لَنَا بِهِ وَيَعْصِمَنَا مِنَ الأَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْآرَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ مِثْلِ الْمُشَبِّهَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْجَبْرِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الَّذِيْنَ خَالَفُوا السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ وَاتَّبَعَ الْبِدْعَةَ والضَّلَالَةَ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بَرَاءٌ وَهُمْ عِنْدَنَا ضُلَّالٌ وَأَرْدِيَاءُ وَبِاللهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيقُ. وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ.

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم فرما، ایمان پر ہی ہمارا خاتمہ فرما، ہر قسم کی خواہشات نفسانیہ، جداگانہ آراء اور مشبہہ، معتزلہ، جہمیہ، جبریہ، قدریہ جیسے مردود مذاہب سے ہماری حفاظت فرما اور ان کے علاوہ ان لوگوں سے بھی ہمیں محفوظ فرما جو اھل السنۃ والجماعۃ کے مخالف ہیں اور بدعت و گمراہی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ہم ان سب سے بری ہیں۔ یہ تمام لوگ ہمارے نزدیک گمراہ اور مردود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمانے والا اور توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں اور ہم نے بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔